



مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانے کی مذمت



مسلمان پر ہتھیار اٹھانے کا حکم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اما بعد !

شریعت اسلامیہ ایک مسلم کو زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی میسر کرتی ہے اور وہ چیزیں کہ جن کے وجہ سے ایک مسلم رب کی معصیت کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے، ان چیزوں کو بیان کرتے ہوئے سختی کے ساتھ ان سے روکتی ہے اور ان چیزوں پر عمل پیرا شخص کو سخت وعیدیں سناتی ہے اسی لئے محدثین کی اصطلاح میں اس عمل کو "سد الذرائع" کا نام دیا گیا ہے۔

چنانچہ اسی طرح کہ معاملات میں سے ایک کسی مسلم کی طرف مذاقا تھیار اٹھانا اسے لے شریعت اسلامیہ نہ اس سے سختی سے روکا جائے چنانچہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

” لا یشیر أحدکم إلی أخیه بالسلاح فإنه لا یدری أحدکم لعل الشیطان ینزع فی یده فیقع فی حفرة من النار“

تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف اسلحہ کے ساتھ اشارہ نہ کرے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ شاید کہ شیطان اس کے ہاتھ سے اسلحہ چلوا دے اور پھر وہ دوزخ کے گڑھے میں جا گے۔

صحیح المسلم، کتاب البرواصل والآداب، باب النهی عن الاشارة بالسلاح الی مسلم، رقم الحدیث 126 (2617)، (4/20)

یہاں استعارہ کی زبان میں بات کی گئی ہے یعنی ممکن ہے کہ تھیار کا اشارہ کرتے ہی وہ شخص طیش میں آجائے اور غصہ میں بہ قابو نہ کر اسے چلا دے چنانچہ اس عمل کی مذمت اور قباحت بیان کرنے کے لئے اسے شیطان کی طرف منسوب کیا گیا ہے تاکہ لوگ اسے شیطانی فعل سمجھیں اور اس سے باز رہیں۔

اسی طرح ایک اور جگہ پر اس عمل کی مذمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”من حمل علینا السلاح فلیس منا“

جس نے ہم پر اسلحہ اٹھایا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی سنت پر عمل پیرا لوگوں میں سے نہیں ہے۔)

(سنن ابن ماجہ، باب من شہر السلاح)

یہاں ایک بات ملحوظ خاطر رہے کہ اس اسلحہ اٹھانے سے مراد قتال کیلئے اسلحہ اٹھانا ہے نہ کہ اپنے اور دوسروں کے دفاع کیلئے اسلحہ اٹھانا

جیسا کہ امام ابن حجر رحمہ اللہ علیہ اپنی کتاب "فتح الباری" میں لکھتے ہیں:

"المراد من حمل عليهم السلاح لقتالهم لما فيه من إدخال الرعب عليهم لا من حمله لحراستهم مثلا فإنه يحمله لهم لا عليهم"

"من حمل عليهم السلاح" سے مراد آدمی پر اس کو قتل کرنے یا اس پر رعب ڈالنے کی غرض سے اسلحہ اٹھانا ہے جبکہ اپنے یا دوسروں کے دفاع میں اسلحہ اٹھانا والا اس وعید میں شامل نہیں ہوتا کیونکہ وہ ان کیلئے اسلحہ اٹھا رہا ہے نہ کہ ان پر اسلحہ اٹھا رہا ہے (یعنی اسلحہ وہ اپنے لوگوں پر نہیں اٹھا رہا بلکہ اپنے آپ اور اپنے لوگوں پر حملہ آور شخص جو کہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے، کے خلاف اٹھا رہا ہے)

سلاح (تھیار) پر وہ تھیار ہے جو جنگ میں مارنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے نیز، تلوار، بندوق، پستول، کلاشنکوف، خنجر وغیرہ۔ لہذا ان سے کسی مسلمان بھائی (اور اسی طرح اسلامی مملکت میں رہنے والے ذمی) کو رانا حرام ہے چاہے وہ بالقصد ہو یا مذاق کے طور پر کیونکہ ان میں سے کسی کے ساتھ بھی اشارہ کرنا نہایت خطرناک ہے، ہو سکتا ہے کہ شیطان وہ تھیار اس سے غیر ارادی طور پر چلوا دے اور سامنے والا شخص قتل ہو جائے اور یہ شخص اس وجہ سے جہنمی بن جائے لیکن بدقسمتی سے اسلام کی اس تعلیم کے برعکس آج کل تھیار کی نمائش اور اس کا بے جا استعمال بے شمار ہو گیا ہے چنانچہ خوشی کے موقع پر ہوائی فائرنگ کا بھی رواج بڑھتا جا رہا ہے جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہے اور اس کی نقصانات بھی آئے دن سامنے آتے رہتے ہیں والعیاذ باللہ العظیم

اسی طرح ایک اور جگہ پر نبی نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے:

"من سل علينا السيف فليس منا"

جس نے کسی مسلم پر تلوار اٹھائی تو وہ ہم میں سے نہیں ہے

(مسلم، باب تحریم قتل الکافر بعد أن قال لا إله إلا الله، ح: 162)

اسی طرح ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا:

“مَنْ أَشَارَ إِلَيَّ بِخَيْبَةٍ بِيَدِهِ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُونَهُ حَتَّى يَدْعُوهُ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ”

جو شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے ہیں جب تک وہ اس اشارہ کو ترک نہیں کرتا خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی (ہی کیوں نہ ہو)

(صحیح المسلم، کتاب البرواصل والآداب، باب النهی عن الاشارة بالسلاح الى مسلم، رقم الحديث 125 (2616)، 3/2020)

نبی کریم کے ارشاد گرامی “وان كان اخا لا يبى وام” (اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہو) سے مقصود یہ ہے کہ کسی بھی شخص کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا منع ہے، خواہ اس شخص کے اس کے گھریلو تعلقات ہو اور اچھا خاصا مذاق ہو

علاوہ ازیں ایسے اشارے کرنے والے پر فرشتوں کی لعنت کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ایسا اشارہ کرنا حرام ہے

(شرح النووی: 16 / 170)

چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ریاض الصالحین میں مذکور ہالہ دونوں حدیثوں پر درج ذیل عنوان قائم کیا ہے:

مسلمان کی طرف ہتھیار وغیر سے اشارہ کرنے کی ممانعت، اشارہ خواہ مذاق سے ہو یا سنجیدگی سے،

نیز بے نیام تلوار کو ہاتھ میں لینے کی ممانعت

(ریاض الصالحین ص 520)

آپ غور کیجئے کہ جب کسی مسلم کی طرف مذاقاً ہتھیار اٹھانے کی اتنی سختی سے ممانعت کی گئی ہے اور اس گناہ کے مرتکب شخص کو اتنی سخت وعید سنائی گئی ہے تو کسی مسلمان کو اذیت دینا، یا اس کی پٹائی کرنا، یا اس کو زخمی کرنا، یا اس کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں کس قدر سنگین جرم ہوگا۔

اسی طرح نبیؐ نے صرف کسی دوسرے پر اسلحہ اٹھانے سے ہی نہیں بلکہ عمومی حالات میں بھی اسلحہ کی نمائش کو ممنوع قرار دیا۔ چنانچہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

”نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولا“

رسول اکرمؐ نے ننگی تلوار لینے دینے (یعنی پکڑانے سے) منع فرمایا

(ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء في النهي عن تعاطي السيف مسلولا، 4 : 464، رقم: 21632)

ننگی تلوار کے لینے دینے میں جبکہ زخمی ہونے کا احتمال ہوتا ہے وہاں اسلحہ کی نمائش سے اشتعال انگیزی کا بھی خدشہ رہتا ہے۔ دین اسلام کا خیر و عافیت اور مذہب امن و سلامتی ہونے کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ نبی اکرمؐ نے کھلم کھلا اسلحہ کی نمائش پر پابندی لگا دی، تاکہ اسلامی معاشرے امن و آشتی کا گوارا بن جائے۔ اسی طرح مذکورہ حدیث میں لفظ ”مسلولا“ اس امر کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ ریاست کے جن اداروں کے لیے اسلحہ ناگزیر ہو وہ بھی اس کو غلط استعمال سے بچانے کے لیے انتظامات کریں۔

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ جب اسلحہ کی نمائش، دکھاوا اور دوسروں کی طرف اس سے اشارہ کرنا سخت منع ہے جبکہ مسلم معاشرہ میں اسلحہ لہراتے ہوئے اسلام کے نفاذ کے نام پر آتشیں گولہ و بارود سے مخلوق خدا کے جان و مال کو تلف کرنا کتنا قبیح عمل اور ظلم ہوگا! اور یاد رہے تاریخ اسلامی میں یہ طریقہ ہمیشہ سے خوارج کا رہا ہے کہ کسی مسلم کو قتل کرنے سے ذرہ بھر نہیہ چکچاتے چنانچہ آپ دیکھ لیجئے کہ داعش اور تحریک طالبان پاکستان کے لوگ کسی بھی مسلمان کو قتل کرنے سے ذرہ بھر نہیہ چکچاتے اور اسی پر بس نہیہ بلکہ وہ ان کو کافر قرار دینے کے بعد قتل کرنا ضروری اور فرض سمجھتے ہیں